السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

بخاری شریف میں ہے :

((نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ، وَعَنْ لُحُومِ الحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ))

''کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتوگدھوں کے گوشت اور لہسن کھانے سے منع کردیا۔'' (بخاری)

اس حدیث کے مطابق میں نے لہسن تقریباً آدھاایکڑکاشت کیا تھالیکن جب یہ مسئلہ پڑھاتوسب ضائع کردیا۔مگر علماءکہتے ہیں کہ کچالہسن کھانامکروہ ہے میری سمجھ کے موافق تودونوں ایک ہی زمرے میں آتے ہیں۔کیونکہ کچے لہسن والے الفاظ حدیث میں موجود نہیں،اگراس بارے میں کوئی واضح ثبوت ہے توآگاہ کریں۔نہایت مشکورہوں گا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!
الحمدللہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مہمان بنے (ہجرت کے وقت) تواپنا،بچاہواکھاناابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کوبھیج دیتے۔ایک مرتبہ ساراکھاناواپس کردیااوراس میںسے کچھ بھی نہ کھایا۔۔۔ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے پوچھاتوآپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانےلگے''اس میں لہسن ہے''۔توابوایوب فوراًبولے کہ (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحرام ہو؟)''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیایہ حرام ہے؟''توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لاولکنی أکرہہ من أجل ریحہ))

''نہیں حرام نہیں بلکہ میں اس کی بوکی وجہ سے اسے ناپسند کرتاہوں۔'' (صحیح سنن الرمذی للالبانی ج ۲، ص ۶۰ اکتاب الاطعمہ، باب ماجاء فی الرخصہ فی اکل الثوم مطبوخا)

دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےاپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کوکہا:

((کلوہ فإنی لست کأحدکم إنی أخاف أن أوذی صاحبی))

''کہ تم اسے کھالومیں تم جیسانہیں ہوں (یعنی میرے پاس جبریل وحی دینے کےلئے آتاہے) میں ڈرتاہوں کہ میں اپنے ساتھی کوتکلیف نہ دے بیٹھوں۔'' (قال الالبانی حسن)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام نہیں قراردیابلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کوکھانے کےلئے بھی کہا۔اوراپنےلئے صرف اس لئےناپسند کیاکہ اس میں بوہے اورامت کوبھی روک دیاکہ کچالہسن کھاکرمسجدمیں نہ آئیں،کیونکہ فرشتے بھی باجماعت نماز کےلئے حاضرہوتے ہیں توانہیں ان کی بوسے تکلیف ہوتی ہے۔یانمازکے وقت سے اتنی دیرپہلے کھالے کہ نمازکے وقت تک اس کی بوجاتی رہے جیساکہ ابوداؤد کی حدیث میں ہے :

((من أکل من ہذہ الشجرۃ فلایقربنا حتی یذہب ریحہاأوریحہ))

''کہ جواس درخت (لہسن) سے کھالے وہ اس وقت تک ہمارے پاس نہ آئے جب تک اس کی بوختم نہیں ہوجاتی۔'' (صحیح سنن ابی داؤدکتاب الاطعمہ باب فی اکل الثوم)

دوسری حدیث کے الفاظ یہ ہیں :

((من أکلہما فلایقربن مسجدناوقال إن کنتم لابدأکلیہما فأمیتوہا طبخا))

''کہ جوشخص ان دونوں (لہسن اورپیاز) کوکھالے وہ ہماری مسجد کے قریب تک نہ آئے اورکہااگرتم اس کوضروری کھاناچاہتے ہوتوپکاکران کی بوکوختم کرلو۔'' (قال الالبانی صحیح)

سیدناعلی رضی اللہ عنہ کی بھی روایت ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :

((ونہی عن أکل الثوم إلامطبوخا))

''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن کھانے سے منع کردیا سوائے پکے ہوئے کے۔''

ان سب احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بخاری شریف کی حدیث میں جو ممانعت ہے، وہ اس کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں، صرف بو کی وجہ سے ہے اور اگر بو پکا کر ختم ہو جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ اور عام آدمی ایسے وقت میں استعمال کر سکتا ہے کہ نماز کا وقت ابھی دور ہو اور نماز کے وقت تک اس کی بو ختم ہو سکتی ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

ج1

محدث فتویٰ